قرآن کریم
کی
دعوتِ فکر و تدبّر





مولانا ابو النّور راشد علی عطّاری مدنی
ایم فِل علومِ اسلامیہ



قرآن کریم میں فکر و تدبّر کی دعوت دیتی آیاتِ کریمہ کا آسان بیان

قرآنِ کریم کی دعوتِ فکر و تدبّر

مؤلف

مولانا ابو النّور راشد علی عطاری مدنی

پیشکش: مجلس ماہنامہ فیضان مدینہ (دعوتِ اسلامی)



کتاب پڑھنے کی دعا

دینی کتاب یا اسلامی سبق پڑھنے سے پہلے ذیل میں دی ہوئی دُعا پڑھ لیجئے اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ جو کچھ پڑھیں گے یاد رہے گا۔ دُعا یہ ہے:

اَللّٰهُمَّ افْتَحْ عَلَيْنَا حِكْمَتَكَ وَانْشُرْ عَلَيْنَا رَحْمَتَكَ يَا ذَاالْجَلَالِ وَالْاِكْرَام (مُستَطرَف، ج۱، ص۴۰، دارالفکر بیروت)

(اوّل آخر ایک بار دُرود شریف پڑھ لیجئے)

نام کتاب : قراٰنِ کریم کی دعوتِ فکر و تدبر

مؤلف : مولانا ابو النّور راشد علی عطاری مدنی

صفحات : 36

اشاعت اوّل: مارچ 2026ء (ویب ایڈیشن)

پیشکش : مجلس ماہنامہ فیضانِ مدینہ (دعوتِ اسلامی)

www.dawateislami.net/magazine/ur

فہرست



قراٰنِ کریم کی دعوتِ فکر و تدبر

قراٰنِ کریم ایک عظیم کتابِ ہدایت ہے جو ہر طرح کے شک و شبہ، اعتراض، کجی، کمی، نقص سے پاک ہے۔ اس کے دعوے، اس کے چیلنجز، اس کی خبریں، اس کی اثر انگیزی اِس کے نزول کے اوّل دن سے آج تک قائم ہیں۔

قراٰنِ کریم کے تربیت و تعلیم کے اسالیب میں سے ایک بہت اہم اسلوب تفکر و تدبر کی دعوت ہے۔

یہ دعوت کہیں ﴿لَعَلَّكُمْ تَتَفَكَّرُوْنَ﴾ کے الفاظ سے ہے تو کہیں ﴿لَعَلَّكُمْ تَعْقِلُوْنَ﴾ کے الفاظ سے ہے، کہیں ﴿لَعَلَّكُمْ تَذَكَّرُوْنَ﴾ کے ذریعے دعوتِ تفکر دی گئی ہے تو کہیں ﴿لِيَدَّبَّرُوْۤا﴾ فرمایا ہے۔ یونہی کئی مقامات پر نزولِ قراٰن کا مقصد ہی "غور و فکر اور تدبر" ارشاد فرمایا ہے۔

قراٰنِ کریم نے قدرتِ باری تعالیٰ، زمین و آسمان کی تخلیق، کائنات کے مختلف مظاہر، بارش، کھیتی، تخلیقِ انسان، تخلیقِ جبال، قراٰنِ پاک، آیاتِ الٰہیہ اور دیگر کئی چیزوں میں غور و فکر کی دعوت دی ہے۔ آیئے! ذیل میں تفکر و تدبر کی اس دعوت کے چند پہلو ملاحظہ کرتے ہیں:

قراٰنِ کریم عربی میں نازل فرمانے کی حکمت

قراٰنِ کریم عرب خطے میں نازل ہوا، یوں اس کے اولین مخاطب اہلِ عرب اور بالعموم ساری دنیا اس کی مخاطب ہے۔ اولین مخاطبین کے لحاظ سے قراٰنِ کریم کے عربی میں نازل ہونے کی ایک حکمت یہ ارشاد فرمائی گئی کہ تم اسے سمجھو اور عقل سے کام لو



چنانچہ

پارہ 12 میں فرمایا: ﴿اِنَّاۤ اَنْزَلْنٰهُ قُرْءٰنًا عَرَبِیًّا لَّعَلَّكُمْ تَعْقِلُوْنَ(۲)﴾ ترجَمۂ کنزُالایمان: بے شک ہم نے اسے عربی قراٰن اتارا کہ تم سمجھو۔ [1]

تفسیر صِراطُ الجنان میں ہے: اس آیت کا معنی یہ ہے کہ اللہ تعالٰی نے قراٰنِ کریم کو عربی زبان میں نازل فرمایا کیونکہ عربی زبان سب زبانوں سے زیادہ فصیح ہے اور جنت میں جنتیوں کی زبان بھی عربی ہو گی اور اسے عربی میں نازل کرنے کی ایک حکمت یہ ہے کہ تم اس کے معنی سمجھ کر ان میں غور و فکر کرو اور یہ بھی جان لو کہ قراٰن اللہ تعالٰی کا کلام ہے۔ [2]

اس آیت سے معلوم ہوا کہ قراٰنِ مجید کا مسلمانوں پر ایک حق یہ بھی ہے کہ وہ اسے سمجھیں اور اس میں غور و فکر کریں اور اسے سمجھنے کیلئے عربی زبان پر عبور ہونا ضروری ہے کیونکہ یہ کلام عربی زبان میں نازل ہوا ہے اس لئے جو لوگ عربی زبان سے ناواقف ہیں یا جنہیں عربی زبان پر عبور حاصل نہیں تو انہیں چاہیے کہ اہلِ حق کے مُستَنَد علما کے تراجم اور ان کی تفاسیر کا مطالعہ فرمائیں تاکہ وہ قراٰنِ مجید کو سمجھ سکیں۔ افسوس! فِی زمانہ مسلمانوں کی کثیر تعداد قراٰنِ مجید کو سمجھنے اور اس میں غور و فکر کرنے سے بہت دور ہو چکی ہے، اللہ تعالٰی انہیں ہدایت عطا فرمائے۔ عربی کا سیکھنا بحیثیتِ

---

(1) پ12، یوسف:2

(2) صاوی، 3/941، یوسف، تحت الآیۃ:2

مجموعی اُمتِ مُسلمہ کے لئے فرضِ کفایہ ہے۔

اسی طرح دیگر کئی آیات میں قرآنِ کریم کے عربی میں نزول کی حکمت ”اِسے سمجھنا اور غور و فکر کرنا“ فرمایا گیا چنانچہ

پارہ 16 میں فرمایا: ﴿وَكَذٰلِكَ اَنْزَلْنٰهُ قُرْاٰنًا عَرَبِیًّا وَّصَرَّفْنَا فِیْهِ مِنَ الْوَعِیْدِ لَعَلَّهُمْ یَتَّقُوْنَ اَوْ یُحْدِثُ لَهُمْ ذِكْرًا(۱۱۳)﴾ ترجَمۂ کنزُالایمان: اور یونہی ہم نے اُسے عربی قرآن اتارا اور اس میں طرح طرح سے عذاب کے وعدے دیئے کہ کہیں انہیں ڈر ہو یا ان کے دل میں کچھ سوچ پیدا کرے۔[3]

صِراطُ الجنان میں ہے کہ اس آیت میں قرآن مجید کی دو صفات بیان کی گئیں: (1) قرآن کریم کو عربی زبان میں نازل کیا گیا، تاکہ اہلِ عرب اسے سمجھ سکیں اور وہ اس بات سے واقف ہو جائیں کہ قرآن پاک کی نظم عاجز کر دینے والی ہے اور یہ کسی انسان کا کلام نہیں۔ (2) قرآن مجید میں مختلف انداز سے فرائض چھوڑنے اور ممنوعات کا اِرتکاب کرنے پر عذاب کی وَعیدیں بیان کی گئیں تاکہ لوگ ڈریں اور قرآن عظیم ان کے دل میں کچھ نصیحت اور غور و فکر پیدا کرے جس سے انہیں نیکیوں کی رغبت اور بدیوں سے نفرت ہو اور وہ عبرت و نصیحت حاصل کریں۔[4]

پارہ 23 میں فرمایا: ﴿قُرْاٰنًا عَرَبِیًّا غَیْرَ ذِیْ عِوَجٍ لَّعَلَّهُمْ یَتَّقُوْنَ(۲۸)﴾ ترجَمۂ کنزُالایمان:

---

(3) پ16، طٰہٰ: 113

(4) تفسیر کبیر، 8/103، طٰہٰ، تحت الآیۃ: 113 - خازن، 3/264، 265، طٰہٰ، تحت الآیۃ: 113 ملتقطاً



عربی زبان کا قراٰن جس میں اصلاً کجی نہیں کہ کہیں وہ ڈریں۔(5)

یعنی قراٰنِ کریم کو ایسا فصیح اتارا کہ جس نے فصحاء وبلغاء کو عاجز کر دیا اور یہ تناقص و اختلاف سے پاک ہے پس یہ لوگ اس میں غور کریں اور کفر و تکذیب سے باز آئیں۔(6)

پارہ 24 میں فرمایا: ﴿كِتٰبٌ فُصِّلَتْ اٰيٰتُهٗ قُرْاٰنًا عَرَبِيًّا لِّقَوْمٍ يَّعْلَمُوْنَ(۳)﴾ ترجَمۂ کنزُ الایمان: ایک کتاب ہے جس کی آیتیں مفصل فرمائی گئیں عربی قراٰن عقل والوں کے لیے۔(7)

اس آیت میں قراٰنِ کریم کے پانچ اَوصاف بیان کئے گئے ہیں جو سب کے سب غور و فکر سے تعلق رکھتے ہیں چنانچہ

(1) یہ کلام ایک کتاب ہے۔ کتاب اسے کہتے ہیں جو کئی مضامین کی جامع ہو اور قراٰنِ کریم چونکہ اَوّلین و آخرین کے علوم کا جامع ہے اس لئے اسے کتاب فرمایا گیا۔

(2) اس کلام کی آیتیں تفصیل سے بیان کی گئیں ہیں۔ یعنی قراٰنِ پاک کی آیتیں مختلف اَقسام کی ہیں جن میں احکام، مثالوں، وعظ و نصیحت، وعدہ اور وعید وغیرہ کو تفصیل کے ساتھ بیان کیا گیا ہے۔

(3) یہ کلام قراٰن ہے۔ یہ ایسا کلام ہے جسے دنیا میں سب سے زیادہ پڑھا جاتا ہے

(5) پ23، الزمر:28

(6) خزائن العرفان، ص854 ملخصًا

(7) پ24، حٰمٓ السجدۃ:3

اور اس کی آیتیں باہم مَربوط اور ملی ہوئی ہیں، نیز یہ بندوں کو خدا سے ملا دیتا ہے۔

(4) اس کلام کی زبان عربی ہے۔ اس سے معلوم ہوا کہ عربی زبان بہت فضیلت اور اہمیت کی حامل ہے اور یہ بھی معلوم ہوا کہ قراٰنِ مجید کا ترجمہ قراٰن نہیں لہٰذا نماز میں ترجمہ پڑھ لینے سے نماز نہ ہوگی۔

(5) قراٰنِ مجید کا عربی میں ہونا ان لوگوں کے لئے ہے جن کی زبان عربی ہے تاکہ وہ اس کے معانی کو سمجھ سکیں۔ ایک تفسیر کے اعتبار سے اس آیت میں قراٰنِ مجید کی پانچویں صفت یہ ہے کہ اس کی آیتیں عرب والوں کیلئے تفصیل سے بیان کی گئی ہیں۔ اہلِ عرب کا بطورِ خاص اس لئے ذکر کیا گیا کہ وہ ہم زبان ہونے کی وجہ سے اس کے معانی کو کسی واسطے کے بغیر سمجھ سکتے ہیں جبکہ دیگر زبانوں سے تعلق رکھنے والوں کو قراٰن کریم کے معانی سمجھنے کے لئے واسطے کی حاجت ہے۔[8]

اسی طرح پارہ25 میں فرمایا:﴿اِنَّا جَعَلْنٰهُ قُرْءٰنًا عَرَبِیًّا لَّعَلَّكُمْ تَعْقِلُوْنَ(۳)﴾ ترجمہ کنزالایمان: ہم نے اُسے عربی قراٰن اُتارا کہ تم سمجھو۔[9]

اور پارہ26 میں فرمایا: ﴿وَ هٰذَا كِتٰبٌ مُّصَدِّقٌ لِّسَانًا عَرَبِیًّا لِّیُنْذِرَ الَّذِیْنَ ظَلَمُوْا ۖۗ وَ بُشْرٰى لِلْمُحْسِنِیْنَ(۱۲)﴾ ترجَمۂ کنزُالایمان: اور یہ کتاب ہے تصدیق فرماتی

(8) تفسیر کبیر، 9/538، فصّلت، تحت الآیۃ:3- جلالین مع صاوی، 5/1839 فصّلت، تحت الآیۃ:3- روح البیان، 8/226، حٰمٓ السجدۃ، تحت الآیۃ:3 ملتقطاً

(9) پ25، الزخرف:3



عربی زبان میں کہ ظالموں کو ڈر سنائے اور نیکوں کو بشارت۔[10]

قراٰنی آیات میں غور و فکر کی دعوت

قراٰنِ کریم نے جن پہلوؤں سے غور و فکر کی دعوت دی ہے ان میں ایک پہلو قراٰنی آیات میں غور و فکر بھی ہے۔ قراٰنی آیات میں غور و فکر کو اس کے نزول کے مقاصد میں سے بیان کیا گیا ہے۔ جیسا کہ سورۂ صٓ میں فرمایا:

﴿كِتٰبٌ اَنْزَلْنٰهُ اِلَیْكَ مُبٰرَكٌ لِّیَدَّبَّرُوْۤا اٰیٰتِهٖ وَ لِیَتَذَكَّرَ اُولُوا الْاَلْبَابِ(۲۹)﴾

ترجَمۂ کنزالایمان: یہ ایک کتاب ہے کہ ہم نے تمہاری طرف اتاری برکت والی تاکہ اس کی آیتوں کو سوچیں اور عقل مند نصیحت مانیں۔[11]

اس آیت کی تفسیر میں ہے: فقط قراٰنِ پاک کی عربی عبارت کو پڑھ لینا نزولِ قراٰن کے مقصد کو پورا کرنے کے لئے کافی نہیں بلکہ اس کی آیات کے معنیٰ اور ان کا مطلب سمجھنے کی کوشش بھی کرنی چاہیے تاکہ اس کی آیتوں میں غور و فکر کرنا، اس میں بیان کی گئی عبرت انگیز باتوں سے نصیحت حاصل کرنا اور اس میں بتائے گئے اَحکامات پر عمل کرنا ممکن ہو، جبکہ فی زمانہ صورتِ حال یہ ہے کہ قراٰنِ پاک سمجھنا اور اس میں غور و فکر کرنا تو بہت دور کی بات ہے یہاں تو قراٰن پاک گھروں میں ہفتوں بلکہ مہینوں صرف جُزدان اور الماریوں کی زینت نظر آتا ہے اور اس کا خیال آجانے پر اس سے چمٹی ہوئی

---

(10) پ26، الاحقاف:12۔

(11) پ23، صٓ:29

گرد صاف کرکے دوبارہ اسی مقام پر رکھ دیا جاتا ہے اور اگر کبھی اس کی تلاوت کی توفیق نصیب ہو جائے تو اس کے تَلَفُّظ کی ادائیگی کا حال بہت برا ہوتا ہے۔ اللہ تعالیٰ مسلمانوں کے حالِ زار پر رحم فرمائے اور قراٰنِ پاک صحیح طریقے سے پڑھنے، سمجھنے اور اس پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔[12]

سورۃ البقرۃ کی آیت:219 میں فرمایا:

﴿كَذٰلِكَ يُبَيِّنُ اللّٰهُ لَكُمُ الْاٰيٰتِ لَعَلَّكُمْ تَتَفَكَّرُوْنَ(۲۱۹)﴾

ترجَمۂ کنزالعرفان: اسی طرح اللہ تم سے آیتیں بیان فرماتا ہے تاکہ تم غورو فکر کرو۔

یونہی سورۃ البقرۃ کی آیت 242 میں "لَعَلَّكُمْ تَعْقِلُوْنَ"، آیت266 میں "لَعَلَّكُمْ تَتَفَكَّرُوْنَ"، سورۃ النور کی آیت 61 میں "لَعَلَّكُمْ تَعْقِلُوْنَ" فرما کر آیاتِ قراٰنیہ میں غورو فکر کی دعوت دی ہے۔

اسی طرح قراٰنی آیات کو طرح طرح سے بیان کرنے کا مقصد بھی ان میں غورو فکر کو قرار دیا ہے: ﴿اُنْظُرْ كَيْفَ نُصَرِّفُ الْاٰيٰتِ لَعَلَّهُمْ يَفْقَهُوْنَ(۶۵)﴾ ترجَمۂ کنز الایمان: دیکھو ہم کیونکر طرح طرح سے آیتیں بیان کرتے ہیں کہ کہیں ان کو سمجھ ہو۔[13]

سورۂ یونس میں فرمایا: ﴿كَذٰلِكَ نُفَصِّلُ الْاٰيٰتِ لِقَوْمٍ يَّتَفَكَّرُوْنَ(۲۴)﴾ ترجَمۂ

---

(12) صراط الجنان، 8/388

(13) پ7، الانعام:65



کنزالایمان: ہم یونہی آیتیں مُفَصَّل بیان کرتے ہیں غور کرنے والوں کے لیے۔[14]

سورۃ النحل میں فرمایا:﴿وَ اَنْزَلْنَاۤ اِلَیْكَ الذِّكْرَ لِتُبَیِّنَ لِلنَّاسِ مَا نُزِّلَ اِلَیْهِمْ وَ لَعَلَّهُمْ یَتَفَكَّرُوْنَ(۴۴)﴾ ترجمۂ کنزالایمان: اور اے محبوب ہم نے تمہاری طرف یہ یادگار اتاری کہ تم لوگوں سے بیان کر دو جو ان کی طرف اترا اور کہیں وہ دھیان کریں۔[15]

سورۃ النور کے آغاز میں ارشاد فرمایا:﴿سُوْرَةٌ اَنْزَلْنٰهَا وَ فَرَضْنٰهَا وَ اَنْزَلْنَا فِیْهَاۤ اٰیٰتٍۭ بَیِّنٰتٍ لَّعَلَّكُمْ تَذَكَّرُوْنَ(۱)﴾ ترجمۂ کنزالایمان: یہ ایک سورت ہے کہ ہم نے اتاری اور ہم نے اُس کے احکام فرض کیے اور ہم نے اس میں روشن آیتیں نازل فرمائیں کہ تم دھیان کرو۔[16]

یہ تمام آیات ہمیں دعوت دیتی ہیں کہ قرانی آیاتِ مبارکہ کی تلاوت کرتے ہوئے ان پر غور بھی کیا جائے، معاشی و معاشرتی پہلو ہوں یا انفرادی و اجتماعی، ہر طرح سے قرانی آیات میں غور کرکے زندگی گزاری جائے۔

قرانی آیات میں غور و فکر نہ کرنے پر وعید

قراٰنِ کریم نے جہاں اس کی آیات میں غور و فکر کی دعوت دی ہے وہیں غور و فکر نہ کرنے پر تنبیہ بھی فرمائی ہے چنانچہ سورۂ محمد میں فرمایا:﴿اَفَلَا یَتَدَبَّرُوْنَ الْقُرْاٰنَ اَمْ

(14) پ11، یونس:24

(15) پ14، النحل:44

(16) پ18، النور:1

عَلٰى قُلُوْبٍ اَقْفَالُهَا(۲۴)﴾ ترجمۂ کنزالعرفان: تو کیا وہ قرآن میں غور و فکر نہیں کرتے؟ بلکہ دلوں پر ان کے تالے لگے ہوئے ہیں۔ (17)

صراط الجنان میں ہے کہ تدبُّر قراٰنِ پاک میں گہرے غور و خوض کو کہتے ہیں جو تعصبات اور جانبداری سے پاک اور عقل و نقل کے حقیقی تقاضوں کے مطابق ہو۔ (18)

سورۃ النسآء میں فرمایا: ﴿اَفَلَا یَتَدَبَّرُوْنَ الْقُرْاٰنَ ؕ﴾ ترجمۂ کنزُالعِرفان: تو کیا یہ لوگ قراٰن میں غور نہیں کرتے۔ (19)

یہاں قراٰن کی عظمت کا بیان ہے اور لوگوں کو اس میں غور و فکر کرنے کی دعوت دی گئی ہے۔ چنانچہ فرمایا گیا کہ کیا یہ لوگ قراٰنِ حکیم میں غور نہیں کرتے اور اس کے عُلوم اور حکمتوں کو نہیں دیکھتے کہ اِس نے اپنی فصاحت سے تمام مخلوق کو اپنے مقابلے سے عاجز کر دیا ہے اور غیبی خبروں سے منافقین کے احوال اور ان کے مکر و فریب کو کھول کر رکھ دیا ہے اور اوّلین و آخرین کی خبریں دی ہیں۔ اگر قراٰن میں غور کریں تو یقیناً اس نتیجے پر پہنچیں گے کہ یہ اللہ کا کلام ہے اور اسے لانے والا اللہ کا رسول ہے۔

قراٰنِ مجید میں غور و فکر کرنا عبادت ہے لیکن!

اس سے معلوم ہوا کہ قراٰن میں غور و فکر کرنا اعلیٰ درجے کی عبادت ہے۔ امام

---

(17) پ26، محمد، تحت الآیۃ:24

(18) صراط الجنان، 9/314

(19) پ5، النسآء:82



غزالی رحمۃُ اللہِ علیہ فرماتے ہیں: ایک آیت سمجھ کر اور غور و فکر کر کے پڑھنا بغیر غور و فکر کئے پورا قرآن پڑھنے سے بہتر ہے۔[20]

قرآن کا ذکر کرنا، اسے پڑھنا، دیکھنا، چھونا سب عبادت ہے۔ قرآن میں غور و فکر کی دعوت دی گئی ہے لیکن یہ بات واضح ہے کہ قرآن میں وہی غور و فکر مُعْتَبر اور صحیح ہے جو صاحبِ قرآن صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے فرامین اور حضور پُر نور صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے صحبت یافتہ صحابۂ کرام اور ان سے تربیت حاصل کرنے والے تابعین کے علوم کی روشنی میں ہو، کیونکہ وہ غور و فکر جو اُس ذات کے فرامین کے خلاف ہو جن پر قرآن اترا اور اس غور و فکر کے خلاف ہو جو وحی کے نزول کا مُشاہدہ کرنے والے بزرگوں نے کیا، وہ یقیناً معتبر نہیں ہو سکتا۔ اس لئے دورِ جدید کے اُن نت نئے مُحققین سے بچنا ضروری ہے جو چودہ سو سال کے علما، فُقہا، محدثین و مفسرین اور ساری امت کے فَہم کو غلط قرار دے کر قولاً یا عملاً یہ کہتے نظر آتے ہیں کہ قرآن اگر سمجھا ہے تو ہم نے ہی سمجھا ہے، پچھلی ساری امت جاہل ہی گزر گئی ہے۔ یہ لوگ یقیناً گمراہ ہیں۔

مخلوقاتِ الٰہی میں غور و فکر کی دعوت

کتابِ ہدایت قرآنِ مجید، برھانِ رشید کی دعوتِ فکر و تدبر کے دائرے میں مخلوقاتِ الٰہی میں غور و فکر کرنا بھی شامل ہے۔ اللہ رب العزّت نے اپنی تخلیقات میں غور و فکر کی مختلف انداز میں دعوت دی ہے اور اس غور و فکر کے مقاصد میں اللہ تعالیٰ

(20) احیاء العلوم، 5/170

کے وجود، وحدانیت، شرک و ہمسَری سے پاکی اور اختیارات و قدرتِ کاملہ وغیرہ کے متعلق یقین و ایمانِ پختہ رکھنا شامل ہے۔

امام غزالی رحمۃُ اللہ علیہ فرماتے ہیں: مخلوق میں غور و فکر کرنے سے لامحالہ خالق اور اس کی عظمت و جلالت اور قدرت کی معرفت نصیب ہو جاتی ہے۔ پھر جیسے جیسے اللہ ربّ العزّت کے پیدا کردہ عجائبات کی معرفت زیادہ ہوتی رہے گی تو ربّ کریم کی عظمت و جلالت میں تمہاری معرفت بھی کامل ہوتی رہے گی۔ مثلاً تم کسی عالِم کے علم کی معرفت حاصل ہو جانے کے بعد اسے عظیم سمجھتے ہو اور مسلسل اس کے اشعار و تصنیفات میں انتہائی باریک نکات پر مطلع ہوتے ہو تو تمہیں اس کی مزید معرفت ہوتی رہتی ہے اور تمہارے دل میں اس کا احترام اور عزت و تعظیم بڑھتا رہتا ہے حتّٰی کہ اس کے کلام کا ہر کلمہ اور اس کے اشعار کا ہر عجیب شعر تمہارے دل میں اس کا مقام زیادہ کرتے ہوئے تمہیں اس کی عزت و تعظیم کی دعوت دیتا ہے۔ اسی طرح تم اللہ کریم کی مخلوقات میں غور کرو۔ کائنات میں موجود اللہ کی مخلوقات اور اس میں غور و فکر کرنے کی کوئی انتہا نہیں۔ ہر بندے کے لئے اس میں سے اتنا ہی ہے جتنا اس کا نصیب ہے۔[21]

جس طرح کسی کی عظمت، قدرت، حکمت اور علم کی معرفت حاصل کرنے کا ایک اہم ذریعہ اس کی بنائی ہوئی چیز ہوتی ہے کہ اس میں غور و فکر کرنے سے یہ سب چیزیں

---

(21) احیاء علوم الدین، مترجم، 5/190



آشکار ہو جاتی ہیں اسی طرح اللہ تعالیٰ کی عظمت، قدرت، حکمت، وحدانیت اور اس کے علم کی پہچان حاصل کرنے کا بہت بڑا ذریعہ اس کی پیدا کی ہوئی یہ کائنات ہے، اس میں موجود تمام چیزیں اپنے خالق کی وحدانیت پر دلالت کرنے والی اور اس کے جلال و کبریائی کی مُظہِر ہیں اور ان میں تفکر اور تَدَبُّر کرنے سے خالقِ کائنات کی معرفت حاصل ہوتی ہے یہی وجہ ہے کہ قرآن مجید میں بکثرت مقامات پر اس کائنات میں موجود مختلف چیزوں جیسے انسانوں کی تخلیق، زمین و آسمان کی بناوٹ ، زمین کی پیداوار، ہوا اور بارش، سمندر میں کشتیوں کی روانی، زبانوں اور رنگوں کے اختلاف وغیرہ بے شمار اَشیاء میں غور و فکر کرنے کی دعوت اور ترغیب دی گئی تاکہ انسان ان میں غور و فکر کے ذریعے اپنے خالقِ حقیقی کو پہچانے، صرف اسی کی عبادت کرے اور اس کے تمام احکام پر عمل کرے۔(22)

امام محمد غزالی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: ”آسمان اپنے ستاروں، سورج، چاند، ان کی حرکت اور طلوع و غروب میں ان کی گردش کے ساتھ دیکھا جاتا ہے۔ زمین کا مشاہدہ اس کے پہاڑوں، معدنیات، نہروں، دریاؤں، حیوانات، نَباتات کے ساتھ ہوتا ہے اور آسمان اور زمین کے درمیان جو فضا ہے اس کا مشاہدہ بادل، بارش، برف، گرج چمک، ٹوٹنے والے ستاروں، اور تیز ہواؤں کے ساتھ کیا جاتا ہے۔ یہ وہ اَجناس ہیں جو آسمانوں ،زمینوں اور ان کے درمیان دیکھی جاتی ہیں، پھر ان میں سے ہر جنس کی کئی اَنواع

(22) صراط الجنان، 2/123

ہیں، ہر نوع کی کئی اقسام ہیں، ہر قسم کی کئی شاخیں ہیں اور صفات، ہیئت اور ظاہری و باطنی معانی کے اختلاف کی وجہ سے اس کی تقسیم کا سلسلہ کہیں رکتا نہیں۔ زمین و آسمان کے جمادات، نباتات، حیوانات، فلکیات میں سے ایک ذرہ بھی اللہ تعالیٰ کے حرکت دیئے بغیر حرکت نہیں کر سکتا اور ان کی حرکت میں ایک حکمت ہو یا دو، دس ہوں یا ہزار، یہ سب اللہ تعالیٰ کی وحدانیت کی گواہی دیتی ہیں اور اس کے جلال و کبریائی پر دلالت کرتی ہیں اور یہی اللہ تعالیٰ کی وحدانیت پر دلالت کرنے والی نشانیاں اور علامات ہیں۔ (23)

کائنات پر غور وفکر کے فوائد و ثمرات

کائنات پر غور وفکر کرنے کے بہت سے فوائد و ثمرات ہیں:

بندے پر خالقِ کائنات کی عظمت وشان مزید واضح ہو جاتی ہے۔

بندے کا وحدانیتِ الٰہی پر یقین مزید مضبوط ہو جاتا ہے۔

بندہ عظمتِ الٰہی کے سامنے عاجزی اختیار کرتا ہے۔

بندہ جب زمین و آسمان، آفتاب و ماہتاب، اشجار و احجار الغرض کسی بھی مخلوق کی تخلیق میں غور وفکر کرتا ہے تو دل میں خالق کی تعظیم پیدا ہوتی ہے۔

خالقِ کائنات کی عظمت وقدرت کی معرفت حاصل ہوتی ہے۔

یونہی اللہ کریم کی قدرت و تخلیق کی گہرائیاں جاننے پر دل میں اس کی خشیت اور

---

(23) احیاء علوم الدین، ۵/ ۱۷۵



ہیبت بڑھتی ہے۔

خالق و مالک کی محبت و خشیت دل میں بڑھنے سے مخلوق کے ساتھ شفقت و حُسنِ خُلق کا جذبہ ملتا ہے۔

بندے کا جب یقین کامل ہو جاتا ہے کہ سب اختیارات کا مالک وہی ہے تو پھر اس کے علاوہ کسی کا ڈر اور خوف نہیں رکھتا اور حق کو حق کہنے اور باطل کی تردید کرنے میں رکاوٹ نہیں رہتی۔

مخلوقاتِ الٰہی میں غور و فکر کرنے سے دل زندہ ہوتا ہے، کیونکہ بندہ جو غور و فکر کرتا ہے تو پھر ایک ہی مقام پر رکا نہیں رہتا بلکہ مخلوقات کی مختلف انواع میں غور کرتا ہے، ایک قرانی آیت سے دوسری کی طرف بڑھتا ہے، یوں قرانی آیات سے نصیحت حاصل کرتا ہے، معانی میں غور کرتا ہے اور جیسے جیسے یہ غور و فکر بڑھتا ہے بندے کے دل پر مرادِ قرانی منکشف ہوتی جاتی ہے، کیونکہ قرآنی الفاظ معانی اور تفکر کے پردے میں ہیں، جب غور و فکر کے بعد یہ پردہ ہٹتا ہے تو دل کی غفلت بھی زائل ہو جاتی ہے، اسی حیاتِ قلبی کو قراٰن کریم نے یوں بیان فرمایا ہے:

﴿وَ یَتَفَكَّرُوْنَ فِیْ خَلْقِ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِۚ-رَبَّنَا مَا خَلَقْتَ هٰذَا بَاطِلًاۚ سُبْحٰنَكَ فَقِنَا عَذَابَ النَّارِ(۱۹۱)﴾

ترجَمۂ کنزالایمان: اور آسمانوں اور زمین کی پیدائش میں غور کرتے ہیں اے رب

ہمارے تونے یہ بیکار نہ بنایا پاکی ہے تجھے تو ہمیں دوزخ کے عذاب سے بچالے۔[24]

مخلوقات میں غور و فکر سے بندے کو احکامِ الٰہیہ پر عمل کا جذبہ ملتا ہے۔ بندے کی سوچ اور فکر جیسے جیسے بڑھتی ہے اس کی قوتِ فہم بھی بڑھتی ہے، اور جب فہم میں اضافہ ہوتا ہے علم بڑھتا ہے اور جب علم آتا ہے تو بندہ عمل کرتا ہے۔

بندے کا عقیدہ مضبوط ہوتا ہے اور کسی قسم کے شبہات کا شکار نہیں رہتا۔

اللہ کریم کی محبت دل میں بڑھتی ہے اور اللہ و رسول کی فرمانبرداری کا جذبہ بڑھتا ہے۔

اسلامی تعلیمات کے خلاف دل میں پیدا ہونے والے وساوس کا اس غور و فکر کے ذریعے خاتمہ ہو جاتا ہے۔

یہ غور و فکر کرنا شرک سے اور مشرکانہ حرکات و اعتقادات سے بچانے میں زبردست معاون ثابت ہوتا ہے۔

فی زمانہ مسلمان اللہ تعالٰی کی بنائی ہوئی اس کائنات میں غور و فکر کرنے اور اس کے ذریعے اپنے رب تعالٰی کے کمال و جمال اور جلال کی معرفت حاصل کرنے اور اس کے احکام کی بجا آوری کرنے سے انتہائی غفلت کا شکار ہیں اور ان کے علم کی حد صرف یہ رہ گئی ہے جب بھوک لگی تو کھانا کھا لیا، جب پیاس لگی تو پانی پی لیا، جب کام کاج سے تھک گئے تو سو کر آرام کر لیا، جب شہوت نے بے تاب کیا تو حلال یا حرام ذریعے سے اس کی

(24) پ4، اٰل عمران، الآیۃ:191



بے تابی کو دور کرلیا اور جب کسی پر غصہ آیا تو اس سے جھگڑا کر کے غصے کو ٹھنڈا کرلیا الغرض ہر کوئی اپنے تن کی آسانی میں مست نظر آرہا ہے۔[25]

امام غزالی رحمۃُ اللہِ علیہ فرماتے ہیں: اندھا وہ ہی ہے جو اللہ تعالیٰ کی تمام صَنعتوں کو دیکھے لیکن انہیں پیدا کرنے والے خالق کی عظمت سے مدہوش نہ ہو اور اس کے جلال و جمال پر عاشق نہ ہو۔ ایسا بے عقل انسان حیوانوں کی طرح ہے جو فطرت کے عجائبات اور اپنے جسم میں غور و فکر نہ کرے، اللہ تعالیٰ کی عطا کردہ عقل جو تمام نعمتوں سے بڑھ کر ہے اسے ضائع کر دے اور اس سے زیادہ علم نہ رکھے کہ جب بھوک لگے تو کھانا کھا لیا، کسی پر غصہ آئے تو جھگڑا کرلیا۔[26]

مخلوقات میں غور و فکر کی قراٰنی ترغیبات

قراٰنِ کریم میں اللہ ربّ العزّت کی وحدانیت اور قدرتِ کاملہ کا بیان کئی طرح سے ہوا ہے۔ اسی بیان کی تفہیم کے لئے کئی عقلی دلائل کے ذریعے مخلوقات میں غور و فکر کی دعوت بھی دی گئی ہے۔ مخلوقاتِ الٰہی میں غور و فکر کی اہمیت و ضرورت اور فوائد و ثمرات نیز غور و فکر نہ کرنے پر وعیدات کا بیان گزشتہ صفحات میں ہوا۔ ذیل میں اِس حوالے سے لکھا جارہا ہے کہ قراٰن کریم نے مخلوقات میں غور و فکر کرنے پر کس کس انداز میں ابھارا ہے؟ خاص طور پر منکرینِ قدرتِ الٰہی کو اللہ کے قادرِ مطلق ہونے کا

---

(25) صراط الجنان، 2/ 123، 124

(26) کیمیائے سعادت، 2/ 910

یقین حاصل کرنے کے لئے جو مخلوقات کے مشاہدہ کی تلقین کی ہے، اس کا انداز کیا کیا ہے؟ یہاں یہ فرق واضح رہے کہ مخلوقات میں غور وفکر کرنے پر ابھارنا الگ موضوع ہے جبکہ مختلف مخلوقات میں سے ہر مخلوق کے بارے میں قراٰنی تعلیمات جاننا الگ موضوع ہے۔ ذیل میں ہمارا موضوع اولُ الذکر ہے۔

قراٰنِ کریم نے مختلف مخلوقاتِ الٰہی کے ذکر سے غور وفکر پر ابھارا ہے جن میں آسمان، زمین، نباتات، حیوانات، رات دن اور دیگر کئی مخلوقات شامل ہیں۔ ہم اسے 12 نکات کے تحت بیان کریں گے:

(1) آسمان وزمین کی تخلیق میں غور وفکر پر ابھارنا۔

(2) پرندوں کی تخلیق میں غور وفکر پر ابھارنا۔

(3) زمین اور نباتات کی تخلیق میں غور وفکر پر ابھارنا۔

(4) مراحلِ تخلیق میں غور وفکر پر ابھارنا۔

(5) سایہ کی تخلیق میں غور وفکر پر ابھارنا۔

(6) رات اور دن کی تخلیق میں غور وفکر پر ابھارنا۔

(7) تقسیمِ رزق میں غور وفکر پر ابھارنا۔

(8) نظامِ آب اور کھیتی کی تخلیق میں غور وفکر پر ابھارنا۔

(9) اللہ کی قدرت واختیارات میں غور وفکر پر ابھارنا۔

(10) چوپایوں کی تخلیق میں غور وفکر پر ابھارنا۔

(11)زمین و آسمان کی نعمتوں کی تخلیق میں غور و فکر پر ابھارنا۔

(1) آسمان وزمین کی تخلیق میں غور وفکر پر ابھارنا

قراٰنِ کریم نے کئی مقامات پر آسمان و زمین کی تخلیق میں غور وفکر کرنے پر مختلف انداز میں ابھارا ہے، چنانچہ

سورۂ الاعراف میں فرمایا:

﴿اَوَ لَمْ یَنْظُرُوْا فِیْ مَلَكُوْتِ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ وَ مَا خَلَقَ اللّٰهُ مِنْ شَیْءٍ ۙ وَّ اَنْ عَسٰۤى اَنْ یَّكُوْنَ قَدِ اقْتَرَبَ اَجَلُهُمْ ۚ فَبِاَیِّ حَدِیْثٍۭ بَعْدَهٗ یُؤْمِنُوْنَ(۱۸۵)﴾

ترجَمۂ کنزُالعِرفان: کیا انہوں نے آسمانوں اور زمین کی سلطنت اور جو جو چیز اللہ نے پیدا کی ہے اس میں غور نہیں کیا؟ اور اس بات میں کہ شاید ان کی مدت نزدیک آ گئی ہو تو اس (قراٰن) کے بعد اور کونسی بات پر ایمان لائیں گے؟[27]

یہ آیتِ مبارکہ واضح دعوتِ تفکر دے رہی ہے کہ کیا اللہ کی وحدانیت اور قدرتِ کاملہ کے منکر آسمانوں، زمین اور اللہ کریم کی دیگر مخلوقات میں غور نہیں کرتے، تاکہ وہ ان کے ذریعے اللہ تعالیٰ کی قدرت ووحدانیت پر اِستدلال کریں کیونکہ ان سب میں اللہ تعالیٰ کی وحدانیت اور حکمت و قدرت کے کمال کی بے شمار روشن دلیلیں موجود ہیں۔

سورۂ یونس میں فرمایا:

---

(27)پ9،الاعراف:185

﴿ قُلِ انْظُرُوْا مَا ذَا فِی السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ ؕ ﴾

ترجَمۂ کنزالایمان: تم فرماؤ دیکھو آسمانوں اور زمین میں کیا کیا ہے۔(28)

اس آیت میں بھی زمین و آسمان میں اللہ تعالیٰ کی مخلوقات پر غور و فکر کرنے پر ابھارا گیا ہے، گویا فرمایا گیا: غور کرو کہ آسمانوں اور زمین میں توحیدِ باری تعالیٰ کی کیا کیا نشانیاں ہیں، اوپر سورج اور چاند ہیں جو کہ دن اور رات کے آنے کی دلیل ہیں، ستارے ہیں جو کہ طلوع اور غروب ہوتے ہیں اور اللہ تعالیٰ آسمان سے بارش نازل فرماتا ہے۔ زمین میں پہاڑ، دریا، دفینے، نہریں، درخت نباتات یہ سب اللہ تعالیٰ کے واحد ہونے اور ان کا خالق ہونے پر دلالت کرتے ہیں۔(29)

کفارِ مکہ مرنے کے بعد جی اٹھنے کے منکر تھے، قراٰن کریم نے اس عقیدہ کو بہت بار اور کئی اسالیب سے بیان کرتے ہوئے غور و فکر پر ابھارا ہے، چنانچہ سورۂ بنی اسرائیل میں ہے:

﴿ اَوَ لَمْ یَرَوْا اَنَّ اللّٰهَ الَّذِیْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضَ قَادِرٌ عَلٰۤى اَنْ یَّخْلُقَ مِثْلَهُمْ وَ جَعَلَ لَهُمْ اَجَلًا لَّا رَیْبَ فِیْهِ ؕ فَاَبَى الظّٰلِمُوْنَ اِلَّا كُفُوْرًا(۹۹) ﴾

ترجَمۂ کنزالایمان: اور کیا وہ نہیں دیکھتے کہ وہ اللہ جس نے آسمان اور زمین بنائے ان لوگوں کی مثل بنا سکتا ہے اور اس نے ان کے لیے ایک میعاد ٹھہرا رکھی ہے جس

---

(28) پ 11، یونس: 101

(29) تفسیر کبیر، 6/306، یونس، تحت الآیۃ: 101- خازن، 2/336، یونس، تحت الآیۃ: 101 ملتقطاً



میں کچھ شبہ نہیں تو ظالم نہیں مانتے بے ناشکری کیے۔[30]

سورۃُ الْاَحقاف میں فرمایا:

﴿اَوَ لَمْ یَرَوْا اَنَّ اللّٰهَ الَّذِیْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضَ وَ لَمْ یَعْیَ بِخَلْقِهِنَّ بِقٰدِرٍ عَلٰۤى اَنْ یُّحْیِ َ الْمَوْتٰىؕ بَلٰۤى اِنَّهٗ عَلٰى كُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ(۳۳)﴾

ترجَمۂ کنزالایمان: کیا انہوں نے نہ جانا کہ وہ اللہ جس نے آسمان اور زمین بنائے اور ان کے بنانے میں نہ تھکا قادر ہے کہ مُردے جِلائے (زندہ کرے) کیوں نہیں بے شک وہ سب کچھ کر سکتا ہے۔[31]

عقیدۂ آخرت کے بارے میں غور و فکر پر ابھارنے کے لئے آسمان و زمین کی تخلیق پر غور کرنے کا فرمایا:

﴿اَوَ لَمْ یَتَفَكَّرُوْا فِیْۤ اَنْفُسِهِمْ ۫ مَا خَلَقَ اللّٰهُ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضَ وَ مَا بَیْنَهُمَاۤ اِلَّا بِالْحَقِّ وَ اَجَلٍ مُّسَمًّىؕ وَ اِنَّ كَثِیْرًا مِّنَ النَّاسِ بِلِقَآئِ رَبِّهِمْ لَكٰفِرُوْنَ(۸)﴾

ترجَمۂ کنزُالعِرفان: کیا انہوں نے اپنے دلوں میں غور و فکر نہیں کیا کہ اللہ نے آسمانوں اور زمین اور جو کچھ ان کے درمیان ہے سب کو حق اور ایک مقررہ مدت کے ساتھ پیدا کیا اور بیشک بہت سے لوگ اپنے رب سے ملنے کے منکر ہیں۔[32]

---

(30) پ15، بنی اسرآءیل:99

(31) پ26، الاحقاف:33

(32) پ21، الروم:8

ان آیات میں زمین و آسمان کی تخلیق اور اس تخلیق سے عدم تھکاوٹ کا ذکر کرتے ہوئے مرنے کے بعد دوبارہ زندہ کرنے کی طاقت و قدرت کی جانب توجہ مبذول کروائی گئی ہے اور غور و فکر پر ابھارا ہے کہ جب اللہ تعالیٰ نے کسی مثال کے بغیر پہلی بار میں آسمان اور زمین جیسی عظیم مخلوق بنا دی اور انہیں بنانے میں وہ ہر تھکاوٹ سے پاک ہے تو وہ خالق و مالک جب آسمان و زمین بنا سکتا ہے کیا وہ مُردوں کو زندہ کرنے پر قادر نہیں جو کہ زمین و آسمان بنانے سے ظاہراً لوگوں کے اعتبار سے کہیں آسان ہے، کیوں نہیں، وہ ضرور اس پر قادر ہے۔ (33)

زمین و آسمان کی تخلیقات میں غور و فکر کرنے اور اس سے نصیحت و بصیرت پانے والوں کو عقل مند فرمایا گیا ہے:

﴿ اَفَلَمْ یَنْظُرُوْۤا اِلَى السَّمَآءِ فَوْقَهُمْ كَیْفَ بَنَیْنٰهَا وَ زَیَّنّٰهَا وَ مَا لَهَا مِنْ فُرُوْجٍ(۶) وَ الْاَرْضَ مَدَدْنٰهَا وَ اَلْقَیْنَا فِیْهَا رَوَاسِیَ وَ اَنْۢبَتْنَا فِیْهَا مِنْ كُلِّ زَوْجٍۭ بَهِیْجٍ(۷) تَبْصِرَةً وَّ ذِكْرٰى لِكُلِّ عَبْدٍ مُّنِیْبٍ(۸) ﴾

ترجَمۂ کنزُ العِرفان: تو کیا انہوں نے اپنے اوپر آسمان کو نہ دیکھا ہم نے اسے کیسے بنایا اور سجایا اور اس میں کہیں کوئی شگاف نہیں۔ اور زمین کو ہم نے پھیلایا اور اس میں مضبوط پہاڑ ڈالے اور اس میں ہر بارونق جوڑا اگایا۔ ہر رجوع کرنے والے بندے کیلئے

---

(33) صراط الجنان، 9/278



بصیرت اور نصیحت کیلئے۔[34]

یہاں کفار کو غور و فکر پر ابھارا گیا ہے کہ جب کافروں نے مرنے کے بعد دوبارہ زندہ کئے جانے کا انکار کیا اُس وقت کیا انہوں نے اپنے اوپر آسمان کو نہ دیکھا جس کی تخلیق میں ہماری قدرت کے آثار نمایاں ہیں تاکہ وہ اس بات میں غور کرتے کہ ہم نے اسے کیسے اونچا اور بڑا بنایا اور ستونوں کے بغیر بلند کیا اور اسے روشن ستاروں سے سجایا اور اس میں کہیں کوئی شگاف نہیں، کہیں کوئی عیب اور کمی نہیں۔ تو جو رب تعالیٰ اتنے بڑے آسمان کو بنا سکتا ہے اور ظاہری اسباب کے بغیر اسے بلند کر سکتا اور اس میں ستاروں کو روشن کر سکتا ہے اور اتنے طویل و عریض آسمان کو کسی شگاف اور نقص و عیب کے بغیر بنا سکتا ہے وہی رب تعالیٰ مُردوں کو دوبارہ زندہ کر دے تو اس میں کیا بعید ہے؟[35] اور کیا ان کافروں نے زمین کی طرف نہیں دیکھا کہ ہم نے زمین کو پانی کی سطح پر اس طرح پھیلایا کہ پانی میں گھل کر فنا نہیں ہوتی ورنہ مٹی پانی میں گھل جاتی ہے اور زمین پر بڑے بڑے پہاڑ کھڑے کر دیئے ہیں تاکہ زمین قائم رہے اور اس میں ہر سبزے، پھلوں اور پھولوں کے جوڑے اُگائے جو دیکھنے میں خوبصورت لگتے ہیں تو جو رب تعالیٰ زمین کو پیدا فرما سکتا، پہاڑوں کے ذریعے اسے قائم رکھ سکتا اور اس میں نَشْوُ و نما کی قوت پیدا کر سکتا ہے تو مُردوں کو دوبارہ زندہ کر دینا اس کی قدرت سے کہاں بعید

(34) پ26، قٓ:6

(35) مدارک، ص1160، قٓ، تحت الآیۃ:6-روح البیان، 9/106، قٓ، تحت الآیۃ:6ملتقطاً

ہے۔ (36)

﴿ اَلَمْ تَرَوْا كَيْفَ خَلَقَ اللّٰهُ سَبْعَ سَمٰوٰتٍ طِبَاقًاۙ(۱۵) وَّ جَعَلَ الْقَمَرَ فِيْهِنَّ نُوْرًا وَّ جَعَلَ الشَّمْسَ سِرَاجًا(۱۶) ﴾

ترجَمۂ کنزالعرفان: کیا تم نے دیکھا نہیں کہ اللہ نے ایک دوسرے کے اوپر کیسے سات آسمان بنائے؟ اور ان میں چاند کو روشن کیا اور سورج کو چراغ بنایا۔ (37)

اس آیت میں بھی بہت خوب دعوتِ تفکر ہے کہ کیا تم نہیں دیکھتے کہ اللہ تعالیٰ نے ایک دوسرے کے اوپر کیسے سات آسمان بنائے اور ان آسمانوں میں چاند کو روشن کیا اور سورج کو چراغ بنایا کہ وہ دنیا کو روشن کرتا ہے اور دنیا والے اس کی روشنی میں ایسے ہی دیکھتے ہیں جیسے گھر والے چراغ کی روشنی میں دیکھتے ہیں۔ سورج کی روشنی چاند کے نور سے مضبوط تر ہے۔ (38)

ایک مقام پر اونٹ، آسمان، پہاڑ اور زمین کی تخلیق پر غور و فکر کرنے پر ابھارتے ہوئے فرمایا:

﴿ اَفَلَا یَنْظُرُوْنَ اِلَى الْاِبِلِ كَیْفَ خُلِقَتْﵴ(۱۷) وَ اِلَى السَّمَآءِ كَیْفَ رُفِعَتْﵴ(۱۸) وَ اِلَى

(36) جمل، 7/258، ق، تحت الآیۃ: 7- روح البیان، 9/107، ق، تحت الآیۃ: 7 ملتقطاً- صراط الجنان، 9/458

(37) پ29، نوح: 15 تا 16

(38) مدارک، ص1284، نوح، تحت الآیۃ: 15، 16- خازن، 4/313، نوح، تحت الآیۃ: 15، 16- البحر المحیط، 8/334، نوح، تحت الآیۃ: 15، 16 ملتقطاً



الْجِبَالِ كَيْفَ نُصِبَتْ ﴿١٩﴾ وَاِلَى الْاَرْضِ كَيْفَ سُطِحَتْ ﴿٢٠﴾

ترجَمۂ کنزُالعِرفان: تو کیا وہ اونٹ کو نہیں دیکھتے کہ کیسا بنایا گیا ہے۔ اور آسمان کو، کیسا اونچا کیا گیا ہے۔ اور پہاڑوں کو، کیسے قائم کیا گیا ہے۔ اور زمین کو، کیسے بچھائی گئی ہے۔(39)

جنّتی نعمتوں اور قدرتِ الٰہی کے دیگر شاہکاروں کے منکرین کفار کو غور و فکر پر ابھارا کہ غور کریں اور سمجھیں کہ جس قادر حکیم نے دنیا میں ایسی عجیب و غریب چیزیں پیدا کی ہیں، اس کی قدرت سے جنتی نعمتوں کا پیدا فرمانا کس طرح قابلِ تعجب اور لائقِ انکار ہو سکتا ہے۔ کیا یہ اونٹ کو نہیں دیکھتے کہ کیسا بنایا گیا؟ آسمان کو کیسے ستونوں اور کسی سہارے کے بغیر اونچا کیا گیا، کیا انہوں نے پہاڑوں کو نہیں دیکھا جنہیں زمین میں نَصب کر دیا گیا کہ زمین کے لئے سہارا اور اس کے لئے میخوں کے قائم مقام ہیں۔ اگر یہ منکرین صاف دل سے سوچیں اور سچی نگاہ سے دیکھیں تو اللہ تعالیٰ کی قدرت کو فوراً تسلیم کریں۔

(2) پرندوں کی تخلیق میں غور و فکر پر ابھارنا

قراٰنِ کریم نے پرندوں کی پرواز، ان کے ہوا میں ٹھہرنے اور پروں کو پھیلانے اور سمیٹنے کو بیان کرتے ہوئے بھی ربِ کریم کی شانِ تخلیق میں غور و فکر کی ترغیب دلائی ہے، چنانچہ سورۃ النحل میں فرمایا:

---

(39) پ30، الغاشیۃ: 17

﴿اَلَمْ یَرَوْا اِلَى الطَّیْرِ مُسَخَّرٰتٍ فِیْ جَوِّ السَّمَآءِ ؕ مَا یُمْسِكُهُنَّ اِلَّا اللّٰهُ ؕ اِنَّ فِیْ ذٰلِكَ لَاٰیٰتٍ لِّقَوْمٍ یُّؤْمِنُوْنَ(۷۹)﴾

ترجَمۂ کنزُالعِرفان: کیا انہوں نے پرندوں کی طرف نہ دیکھا جو آسمان کی فضا میں (اللہ کے) حکم کے پابند ہیں۔ انہیں (وہاں) اللہ کے سوا کوئی نہیں روکتا۔ بیشک اس میں ایمان والوں کے لئے نشانیاں ہیں۔[40]

اسی طرح سورۃ الملک میں فرمایا:

﴿اَوَلَمْ یَرَوْا اِلَى الطَّیْرِ فَوْقَهُمْ صٰٓفّٰتٍ وَّ یَقْبِضْنَ ؔۘ مَا یُمْسِكُهُنَّ اِلَّا الرَّحْمٰنُ ؕ اِنَّهٗ بِكُلِّ شَیْءٍۭ بَصِیْرٌ(۱۹)﴾

ترجَمۂ کنزُالایمان: اور کیا انہوں نے اپنے اوپر پرندے نہ دیکھے پر پھیلاتے اور سمیٹتے انہیں کوئی نہیں روکتا سوا رحمٰن کے بیشک وہ سب کچھ دیکھتا ہے۔[41]

(3) زمین اور نباتات کی تخلیق میں غور و فکر پر ابھارنا

اللہ ربّ العزّت کی ہر مخلوق ایک عظیم شاہکار ہے، کسی ایک مخلوق پر غور کرنے والا بھی خالق و مالک کی شان و عظمت کو سمجھ لیتا ہے، قراٰنِ کریم نے زمین اور نباتات میں بھی غور و فکر کی دعوت دی ہے چنانچہ فرمایا:

﴿اَوَلَمْ یَرَوْا اِلَى الْاَرْضِ كَمْ اَنْۢبَتْنَا فِیْهَا مِنْ كُلِّ زَوْجٍ كَرِیْمٍ(۷) اِنَّ فِیْ ذٰلِكَ لَاٰیَةً ؕ وَ مَا كَانَ اَكْثَرُهُمْ مُّؤْمِنِیْنَ(۸)﴾

---

(40) پ14، النحل:79

(41) پ29، الملک:19



ترجمۂ کنزُالایمان: کیا اُنہوں نے زمین کو نہ دیکھا ہم نے اس میں کتنے عزت والے جوڑے اُگائے بےشک اس میں ضرور نشانی ہے اور اُن کے اکثر ایمان لانے والے نہیں۔[42]

(4)مراحلِ تخلیق میں غوروفکر پر ابھارنا

سورۃ العنکبوت میں فرمایا:

﴿اَوَ لَمْ یَرَوْا كَیْفَ یُبْدِئُ اللّٰهُ الْخَلْقَ ثُمَّ یُعِیْدُهٗؕ-اِنَّ ذٰلِكَ عَلَى اللّٰهِ یَسِیْرٌ(۱۹) قُلْ سِیْرُوْا فِی الْاَرْضِ فَانْظُرُوْا كَیْفَ بَدَاَ الْخَلْقَ ثُمَّ اللّٰهُ یُنْشِئُ النَّشْاَةَ الْاٰخِرَةَؕ-اِنَّ اللّٰهَ عَلٰى كُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ(۲۰)﴾

ترجمۂ کنزُالعِرفان: اور کیا انہوں نے نہیں دیکھا کہ اللہ پیدا کرنے کی ابتداء کیسے کرتا ہے؟ پھر وہ اسے دوبارہ بنائے گا بیشک یہ اللہ پر بہت آسان ہے۔ تم فرماؤ زمین میں سفر کرکے دیکھو اللہ کیوں کر پہلے بناتا ہے پھر اللہ دوسری اُٹھان اُٹھاتا ہے بےشک اللہ سب کچھ کرسکتا ہے۔[43]

(5)سایہ کی تخلیق میں غوروفکر پر ابھارنا

قراٰنِ کریم نے خالقِ کائنات کی شانِ تخلیق پر غوروفکر کی ترغیب کے لئے سایہ کی تخلیق کو بھی ذکر فرمایا ہے اور اس میں غوروفکر کرکے شانِ ربّی سمجھنے پر ابھارا ہے، چنانچہ سورۃ النحل میں ہے:

---

(42)پ19، الشعراء:7، 8

(43)پ20، العنکبوت:19، 20

﴿اَوَ لَمْ یَرَوْا اِلٰى مَا خَلَقَ اللّٰهُ مِنْ شَیْءٍ یَّتَفَیَّؤُا ظِلٰلُهٗ عَنِ الْیَمِیْنِ وَ الشَّمَآىٕلِ سُجَّدًا لِّلّٰهِ وَ هُمْ دٰخِرُوْنَ(۴۸)﴾

ترجمۂ کنزُالعِرفان: اور کیا انہوں نے اس طرف نہ دیکھا کہ اللہ نے جو چیز بھی پیدا فرمائی ہے اس کے سائے اللہ کو سجدہ کرتے ہوئے دائیں اور بائیں جھکتے ہیں اور وہ سائے عاجزی کررہے ہیں۔ (44)

(6) رات اور دن کی تخلیق میں غوروفکر پر ابھارنا

رات اور دن کے آنے جانے پر بھی غوروفکر کی دعوت دی گئی ہے، چنانچہ سورۃ النمل میں ہے:

﴿اَلَمْ یَرَوْا اَنَّا جَعَلْنَا الَّیْلَ لِیَسْكُنُوْا فِیْهِ وَ النَّهَارَ مُبْصِرًا ؕ اِنَّ فِیْ ذٰلِكَ لَاٰیٰتٍ لِّقَوْمٍ یُّؤْمِنُوْنَ(۸۶)﴾

ترجمۂ کنزُالایمان: کیا انہوں نے نہ دیکھا کہ ہم نے رات بنائی کہ اس میں آرام کریں اور دن کو بنایا سوجھانے (دِکھانے) والا بے شک اس میں ضرور نشانیاں ہیں اُن لوگوں کے لیے کہ ایمان رکھتے ہیں۔ (45)

(7) تقسیمِ رزق میں غوروفکر پر ابھارنا

سورۃ الروم میں فرمایا:

---

(44) پ14، النحل: 48

(45) پ20، النمل: 86



﴿اَوَ لَمْ یَرَوْا اَنَّ اللّٰهَ یَبْسُطُ الرِّزْقَ لِمَنْ یَّشَآءُ وَ یَقْدِرُ ؕ اِنَّ فِیْ ذٰلِكَ لَاٰیٰتٍ لِّقَوْمٍ یُّؤْمِنُوْنَ(۳۷)﴾

ترجمۂ کنزُالایمان: اور کیا انہوں نے نہ دیکھا کہ اللہ رزق وسیع فرماتا ہے جس کے لیے چاہے اور تنگی فرماتا ہے جس کے لیے چاہے بے شک اس میں نشانیاں ہیں ایمان والوں کے لیے۔ (46)

(8) نظامِ آب اور کھیتی کی تخلیق میں غور و فکر پر ابھارنا

﴿اَوَ لَمْ یَرَوْا اَنَّا نَسُوْقُ الْمَآءَ اِلَى الْاَرْضِ الْجُرُزِ فَنُخْرِجُ بِهٖ زَرْعًا تَاْكُلُ مِنْهُ اَنْعَامُهُمْ وَ اَنْفُسُهُمْ ؕ اَفَلَا یُبْصِرُوْنَ(۲۷)﴾

ترجمۂ کنزُالایمان: اور کیا نہیں دیکھتے کہ ہم پانی بھیجتے ہیں خشک زمین کی طرف پھر اُس سے کھیتی نکالتے ہیں کہ اس میں سے اُن کے چوپائے اور وہ خود کھاتے ہیں تو کیا انہیں سوجھتا نہیں۔ (47)

(9) اللہ کی قدرت و اختیارات میں غور و فکر پر ابھارنا

﴿اَفَلَمْ یَرَوْا اِلٰى مَا بَیْنَ اَیْدِیْهِمْ وَ مَا خَلْفَهُمْ مِّنَ السَّمَآءِ وَ الْاَرْضِ ؕ اِنْ نَّشَاْ نَخْسِفْ بِهِمُ الْاَرْضَ اَوْ نُسْقِطْ عَلَیْهِمْ كِسَفًا مِّنَ السَّمَآءِ ؕ اِنَّ فِیْ ذٰلِكَ لَاٰیَةً لِّكُلِّ عَبْدٍ مُّنِیْبٍ(۹)﴾

ترجمۂ کنزُالایمان: تو کیا انہوں نے نہ دیکھا جو ان کے آگے اور پیچھے ہے آسمان اور

---

(46) پ، 21، الروم: 37

(47) پ، 21، السجدۃ: 27

زمین ہم چاہیں تو انہیں زمین میں دھنسادیں یا ان پر آسمان کا ٹکڑا اگرادیں بے شک اس میں نشانی ہے ہر رجوع لانے والے بندے کے لیے۔[48]

(10)چوپایوں کی تخلیق میں غورو فکر پر ابھارنا

﴿اَوَ لَمْ یَرَوْا اَنَّا خَلَقْنَا لَهُمْ مِّمَّا عَمِلَتْ اَیْدِیْنَاۤ اَنْعَامًا فَهُمْ لَهَا مٰلِكُوْنَ(۷۱) وَ ذَلَّلْنٰهَا لَهُمْ فَمِنْهَا رَكُوْبُهُمْ وَ مِنْهَا یَاْكُلُوْنَ(۷۲) وَ لَهُمْ فِیْهَا مَنَافِعُ وَ مَشَارِبُؕ اَفَلَا یَشْكُرُوْنَ(۷۳)﴾

ترجمۂ کنزُالایمان: اور کیا انہوں نے نہ دیکھا کہ ہم نے اپنے ہاتھ کے بنائے ہوئے چوپائے ان کے لیے پیدا کیے تو یہ ان کے مالک ہیں اور انہیں ان کے لیے نرم کردیا تو کسی پر سوار ہوتے اور کسی کو کھاتے ہیں اور ان کے لیے ان میں کئی طرح کے نفعے اور پینے کی چیزیں ہیں تو کیا شکر نہ کریں گے۔[49]

(11)زمین و آسمان کی نعمتوں کی تخلیق میں غورو فکر پر ابھارنا

﴿اَلَمْ تَرَوْا اَنَّ اللّٰهَ سَخَّرَ لَكُمْ مَّا فِی السَّمٰوٰتِ وَ مَا فِی الْاَرْضِ وَ اَسْبَغَ عَلَیْكُمْ نِعَمَهٗ ظَاهِرَةً وَّ بَاطِنَةًؕ وَ مِنَ النَّاسِ مَنْ یُّجَادِلُ فِی اللّٰهِ بِغَیْرِ عِلْمٍ وَّ لَا هُدًى وَّ لَا كِتٰبٍ مُّنِیْرٍ(۲۰)﴾

ترجمۂ کنزُالایمان: کیا تم نے نہ دیکھا کہ اللہ نے تمہارے لیے کام میں لگائے جو کچھ

---

(48)پ،22،سبا:9

(49)پ،23،یٰسین:71تا73



آسمانوں اور زمین میں ہیں اور تمہیں بھرپور دیں اپنی نعمتیں ظاہر اور چھپی اور بعضے آدمی اللہ کے بارے میں جھگڑتے ہیں یوں کہ نہ علم نہ عقل نہ کوئی روشن کتاب۔[50]

قارئین کرام! ان آیاتِ مبارکہ کا خلاصہ یہی ہے کہ کیا ان کافروں نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ پیدا کرنے کی ابتدا کیسے کرتا ہے اور درجہ بدرجہ تخلیق کو مکمل کرتا ہے، پھر آخرت میں دوبارہ زندہ کرے گا۔ اللہ تعالیٰ مخلوق کو پہلے کیسے بناتا، پھر موت دیتا ہے تاکہ تم غور و فکر کر کے اللہ تعالیٰ کی قدرت و شانِ تخلیق کے عجائبات سے اس کے خالق و مالک ہونے کی معرفت حاصل کر سکو۔

اور دیکھو کہ اللہ تعالیٰ نے چیزوں کے سائے پیدا فرمائے اور سائے کا کیسا انداز ہے کہ سورج طلوع ہوتے وقت اُس کا سایہ ایک طرف ہوتا ہے تو غروب ہوتے وقت دوسری طرف۔ یہ بھی ایک سمجھنے کی بات ہے کہ سایہ دائیں اور بائیں جھکنے میں اللہ تعالیٰ کے حکم کا پابند ہے، جب کفار سایہ دار چیزوں کا یہ حال اپنی آنکھوں سے دیکھتے ہیں تو انہیں چاہئے کہ وہ اس میں غور و فکر کر کے اللہ کریم کی شانِ تخلیق کا اعتراف کریں۔

اور پرندوں کے وجود اور پرواز پر غور کریں کہ کیسے ہلکے اور بھاری ہر طرح کے جسم کے ساتھ فضا میں اڑتے ہیں، بھلا وہ کون ہے جو انہیں گرنے نہیں دیتا، حالانکہ فضا میں تو ایک تنکا بھی نہیں رکتا، یقیناً کوئی عظیم ذات ہے جو اس سب پر قادر ہے اور وہ اللہ کی ذات ہے۔ ایماندار اس میں غور کر کے قدرتِ الٰہی کا اعتراف کرتے ہیں۔

---

(50)پ،21،لقمان:20

اسی طرح کفارِ مکہ کو زمین کے عجائبات اور اس سے اگنے والی طرح طرح کی نباتات کے جوڑوں پر غور کرنا چاہیے کہ ان نباتات سے انسان و جانور دونوں نفع اٹھاتے ہیں۔

یہ خالقِ کائنات ہی کی شان ہے کہ خشک زمین جس میں سبزہ کا نام و نشان نہیں ہوتا ،پانی بھیجتا ہے اور اسے زندہ فرماتا ہے، پھر اس سے کھیتی نکالتا ہے، چاہیے تو یہ تھا کہ یہ لوگ ان نشانیوں سے اللہ تعالٰی کی قدرت کے کمال پر اِستدلال کریں اور سمجھیں کہ جو قادرِ برحق خشک زمین سے کھیتی نکالنے پر قادر ہے تو مُردوں کو زندہ کر دینا بھلا کیسے اس کی قدرت سے بعید ہو سکتا ہے۔

کفار مکہ کی عقل و دانش کو یوں بھی للکارا گیا کہ دیکھو یہ جو تم مرنے کے بعد دوبارہ اٹھائے جانے کے منکر ہو، ذرا غور تو کرو کہ جو ذات دن کو رات اور رات کو دن میں بدلنے پر قادر ہے، بھلا وہ مُردے کو زندہ کرنے پر کیونکر قادر نہ ہو گا، یقیناً وہ قادر ہے۔

الغرض! قراٰنِ کریم نے طرح طرح سے دعوتِ فکر دی ہے، ذرا سا شعور و عقل سے کام لیا جائے تو کائنات میں ہر طرف ہزار ہا ایسے مناظر ہیں جو بندے کو سوچنے پر مجبور کر دیتے ہیں کہ یہ نظام کیسے چل رہا ہے؟ بھلا یہ کیسے ممکن ہے کہ بارش ہو اور مردہ زمین صرف اتفاقی طور پر زندہ ہو جائے؟ ہلکے سے ہلکا کاغذ بھی فضا میں رک نہ سکے تو بھاری بھر کم شاہین، گدھ وغیرہ کیسے رک رہے ہیں؟ سورج، چاند اور ہزاروں لاکھوں سیارے، ستارے کس اتفاق کے تحت چل رہے ہیں؟ جی ہاں! وہ ذات صرف اللہ ربّ العزّت کی ذات ہے، یہی قراٰنِ کریم کی دعوتِ تفکر ہے۔

تو جلدی کیجئے اور آج ہی

ہر ماہ 40 سے زائد علمی، دینی، دنیاوی، معاشرتی، اخلاقی اور اصلاحی موضوعات پر مشتمل اور سات زبانوں (اردو، انگلش، عربی، ہندی، سندھی، گجراتی اور بنگالی) میں شائع ہونے والے تحقیقی میگزین "ماہنامہ فیضانِ مدینہ" کی سالانہ بکنگ کروالیجئے۔

"ماہنامہ فیضانِ مدینہ" ہر مہینے گھر پر حاصل کرنے کے لئے آج ہی اس نمبر پر واٹس ایپ یا کال کیجئے۔

+92313-1139278



